اہلِ علم وارباب بصیرت تو روزِ اول سے دو اور دو چار کی طرح اس حقیقت کو سمجھ پائے تھے اور مسلسل سمجھاتے چلے آئے تھے کہ ماسکو کے ملحدوں، اسرائیل اور یہودیوں اور بھارت کے ہندوؤں کی مشترکہ میراث اوران کی امیدوں کے مراکز سے قوم وملّت بالخصوص دینی اور مذہبی خیر خواہی کی توقع نجاست کے مزبلہ پہ عطر کی خوشبو تلاش کرنا ہے اور یہ حقیقت کسی بڑی مقدار عقل کے بغیر بھی واضح ہو جاتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ پیپلز پارٹی کی فسطائیت کو جمہوریت کا لبادہ اوڑھانے، اسے وفاق کے تحفظ کی آخری امید باور کرانے اور عوام کے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوششوں میں جو سیاسی رہنما عمداً، سہواً یا قلتِ علم وشعور کی وجہ سے عوام کو گمراہ کر رہے تھے اور مبتلائے گناہ تھے اب ان سب کی آنکھیں بھی کھل گئی ہیں اور خدا کرے کہ آئندہ بھی کھلی رہیں۔

اب بھی موجودہ حالات میں ہمارا ٹھوس مؤقف یہی ہے کہ پیپلز پارٹی حزبِ اختلاف کو باہم ناچاقی، اختلافات اور انتشار میں ڈال کر سب کو تنکا تنکا کر کے ون پارٹی آمریت قائم کرے گی۔ اور اس طرح سوشلزم دہریت لادینیت، مرزائیت اور شیعیت کے غلبہ اور ترویج کا ذریعہ بنے گی۔

نیز اپنے مخصوص مزاج کے پیشِ نظر سودا بازی کر کے آٹھویں ترمیم کے مکمل خاتمے کی صورت میں بعض اہم اصلاحات مثلاً قراردادِ مقاصد کی مؤثر حیثیت، شرعی عدالتیں، نفاذِ شریعت آرڈیننس، امتناع قادیانیت آرڈیننس حدود آرڈیننس، سودی نظام کے خاتمے کے بعض اقدامات ارکان اسمبلی کے لئے شرائط واہلیت، صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختیارات کے توازن کی تنسیخ کا بدترین اقدام کر گذرنے میں کوئی باک نہیں محسوس کرے گی۔ لہذا حزبِ اختلاف کے تمام رہنماؤں سے ہماری یہی گذارش ہے کہ خدارا! حزبِ اختلاف میں رہ کر مضبوط مؤقف اور ناقابلِ شکست وحدت کا مظاہرہ کیجیے۔ مداہنت سیاسی اور گروہی تعصب، ذاتی مفادات اور مقاصد کو بالائے طاق رکھ کر قومی، ملی اور ملکی سطح کے عظیم کارہائے نمایاں انجام دیجیے۔ کہ ملکی سلامتی، قومی یکجہتی اور آپ کی رہنمائی وقیادت کے بھی یہی تقاضے ہیں اور مومن کی تو شان بھی یہی ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جا سکتا ہے

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

جمہوری حکومت کا پہلا تحفہ، سزایافتہ مجرموں، عالمی ڈاکوؤں اور قاتلوں کی جان بخشی

لادین مغربی جمہوریت درحقیقت فسطائیت اور ون پارٹی آمریت کا سب سے پہلا تحفہ اور قوم کے لئے اصلاحی اور بہترین معاشرتی سوغات بین الاقوامی سطح کے بدنام مجرموں، کراچی سے پان ایم کا طیارہ اغوا کرنے والے پانچ فلسطینیوں

بتھوڑا گروپ سے تعلق رکھنے والے سفاک قاتلوں، اور کشمیری بازار میں بم کا خوفناک دھماکہ کرنے والے دہشت گردوں اور ۶۰ افراد کے قاتل بدنام ڈاکو محمد خان اور دیگر کئی ایک مشہور زمانہ اور انسانیت سوز مجرموں کی سزاؤں کی معافی کا اعلان عام ہے اس سلسلہ کی تفصیلات اخبارات میں آگئی ہیں۔ کیسے کیسے ہولناک دہشت گرد، وحشی قاتل، بدنام اور سفاک ڈاکو اور جنسی جنونی قاتل اپنے بدترین مجرمانہ کردار کی عبرتناک سزاؤں سے بچ گئے ہیں۔ نیز سزا یافتہ مفرور مجرموں کی واپسی کے لئے ملک کے دروازے کھول دئے گئے۔ علاوہ ازیں رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ کو جن قادیانی غنڈوں نے عین صبح کی نماز باجماعت میں سکھر کی تاریخی مسجد منزل گاہ پر بم پھینکے تھے جس سے متعدد نمازی شہید اور زخمی ہوئے اور جو اس وحشت ناک جرم کی سزا میں موت کے منتظر تھے ان کی بھی اور ساہیوال میں غنڈہ گردی اور جارحیت کے مرتکب دوسرے دو قادیانیوں کی بھی معافی کر دی گئی۔ تو کیا یہ خون شہدا سے غداری اور ان کے وارثوں اور یتیم بچوں پر بدترین ظلم نہیں، ہم اسے حکومت کے مستقبل کے لئے بدترین فال سمجھتے ہیں کہ وہ آغاز حکومت کے پہلے اقدام میں بدترین مجرموں، مشہور زمانہ ڈاکوؤں اور قادیانی قاتلوں کا تحفظ کرے۔ اور اس قسم کے خالص مذہبی نوعیت کے معاملات میں مداخلت خود حکومت کے لئے بھڑوں کے چھتے چھیڑنے سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔

حیرت ہے کہ اس قدر خونخوار اور انسانیت دشمن لوگ کس بنیاد پر جان بخشی کا حق رکھتے ہیں کیا ان وحشی قاتلوں نے باہر آکر مشغلہ قتل و غارت گری سے باز رہنے کی ضمانت دے دی ہے؟ اور کیا وہ لوگ کسی بھی ہمدردی اور انصاف کے مستحق نہیں ہیں جو ان وحشی قاتلوں کے ہاتھوں خاک و خون کے اندر تڑپا دئے گئے سہاگ لٹوا دئے گئے بچے یتیم کر دئے گئے اور بے گناہ شہری نقد جان سے محروم کر دئے گئے۔

بہرحال حکومت کے اس اقدام اور ہر لحاظ سے ناروا فیصلے سے عدل و انصاف کے تقاضے اور عدالت کی آزادی بری طرح مجروح ہوئی ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے حکومت کے اس اقدام نے قانون کے باغیوں کے حوصلے بڑھا دئے اور قانون پسند شہریوں کو مایوس کر دیا ہے اور یہ تو ابھی آغاز ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ہمیں تو رنگِ گلشن دیکھ کر افسوس ہوتا ہے
سحر ہی کا یہ عالم ہے تو وقت شام کیا ہوگا

وفیات

★ ہندوستان کے جید اور بلند پایہ عالم دین، شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے جلیل القدر مسترشد اور شاگرد رشید مولانا نسیم احمد فریدیؒ بھی گذشتہ ماہ عازم اقلیم عدم ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون